عجوہ کھجور سے علاج

دل، خون کی کمی، بواسیر، معدہ، پیٹ
اور بہت سی بیماریوں کا علاج

کتب خانہ طبیب | Facebook

کھجور

برصغیر پاک و ہند میں عام طور پر کھجور طب نبوی کے طور پر استعمال ہوتی ہے لیکن اس کا عام اور زیادہ استعمال رمضان کے مہینے میں ہوتا ہے افطار میں کھجور کو لازم جز سمجھا جاتا ہے اور سنت نبوی کی نیت سے اس سے محبت سمجھی جاتی ہے ہم نے یہاں نہ صرف کھجور سے متعلق معلومات دیں ہیں بلکہ اس خوش ذائقہ اور اعلی پھل جسکا ذکر قرآن و حدیث میں بھی ملتا ہے فوائد وفضائل بھی بیان کیے ہیں طب نبوی ﷺ کی روشنی میں اس کے فوائد اور جدید طب کی روشنی میں انسانی بدن کو حاصل ہونے والے فضائل کا بھی تذکرہ کیا ہے ساتھ میں ان مہلک امراض کا بھی ذکر کیا ہے جن کا علاج کھجور سے کیا جاسکتا ہے

قرآنی نام

دیگر نام:Date (انگریزی)۔

Date (فرانسیسی)۔

Palmula (لاطینی)

Dattero (اطالوی)۔

Timar-Tamarim (عبرانی)۔

Foinks (یونانی)

Date (ہسپانوی)۔

Feenik (روسی)۔

تمر۔ نخل (فارسی۔ عربی)

خرما (فارسی، اردو، پنجابی)۔

کھرجور (سنسکرت)۔

کھجور (اردو، ہندی، پنجابی، مرہٹی، گجراتی)۔

کھیجور (بنگالی)۔

کھزور (کشمیری)۔

کرجورو (تیلگو)۔

تینی چائی (ملیالم)۔

پیری چائی (تامل)

قرآنی آیات بسلسلہ کھجور

کھجور کا ذکر قرآن پاک کی بہت سے آیات میں آیا ہے ان میں سے چند آیات مع ترجمہ درج ذیل ہے

(۱) سورۃ البقرۃ

آیت نمبر 266

(ترجمہ) کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک باغ

کھجوروں اور انگوروں کا ہو جس کے نیچے نہریں پڑی بہہ رہی ہوں (اندر) اس کے یہاں اس باغ میں اور بھی قسم کے میوے ہوں اور اس کا بڑھاپا آچکا ہو اُس کے عیال کمزور ہوں۔ اس (باغ) پر ایک بگولا آئے کہ اس میں آگ ہو تو وہ باغ جل جائے۔ اللہ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم فکر سے کام لو۔

(۲) سورۃ الانعام،

آیت نمبر 100

(ترجمہ) اور وہ وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کی روئیدگی کو نکالا اور پھر ہم نے اس سے سبز شاخ نکالی کہ ہم اس سے اوپر تلے چڑھے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے درختوں سے یعنی ان کے گچھوں سے خوشے نکلتے ہیں۔ نیچے کو لٹکتے ہوئے اور ہم نے باغ، انگور اور زیتون اور انار کے پیدا کیے باہم مشابہ اور غیر مشابہ۔ اس کے پھل کو دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو۔ بیشک ان سب میں دلائل ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان کی طلب رکھتے ہیں۔

(۳) سورۃ الانعام،

آیت نمبر 142

(ترجمہ) اور وہ وہی اللہ تو ہے جس نے باغ پیدا کیے، ٹہنیوں پر

چڑھائے ہوئے اور بغیر چڑھائے ہوئے اور کھجور کے درخت اور کھیتی کہ ان کے کھانے کی چیزیں مختلف ہوتی ہیں اور زیتون اور انار باہم مشابہ بھی اور غیر مشابہ بھی۔ اس کے پھلوں میں سے کھاؤ جب وہ نکل آئیں اور اس کا حق (شرعی) اس کے کاٹنے کے دن ادا کر دیا کرو اور اسراف مت کرو۔ بیشک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۴) سورۃ الرعد،

آیت نمبر 4

(ترجمہ) اور زمین میں پاس پاس قطعے ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں، کھیتیاں ہیں اور کھجوریں گنجان بھی اور چھترے بھی، ایک ہی پانی سے سیراب کیے جانے والے اور پھر بھی ہم ان میں سے پھلوں میں ایک دوسرے پر فضیلت دیتے ہیں بیشک ان سب میں ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں دلائل موجود ہیں۔

(۵) سورۃ النحل،

آیت نمبر 10,11

(ترجمہ) وہ (اللہ) وہی ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا جس سے تمہیں پینے کو ملتا ہے اور اسی سے سبزہ زار پیدا ہوتے ہیں جن میں تم مویشی چراتے ہو اور اسی سے تمہارے لئے کھیتی اُگائی ہے نیز کھجور اور انگور اور ہر قسم کے

پھل۔ بیشک اس میں بڑی نشانی ہے ان لوگوں کے لیے جو سوچتے رہتے ہیں۔

(۶) سورۃ النحل،

آیت نمبر 67

(ترجمہ) اور کھجور اور انگوروں کے پھلوں میں بھی تمہارے لئے سبق ہے۔ تم ان سے نشہ کی چیزیں اور کھانے کی عمدہ چیزیں بناتے ہو۔ بیشک اس میں (بڑی) نشانی ہے ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

(۷) سورۃ بنی اسرائیل،

آیت نمبر 90,91

(ترجمہ) اور کہنے لگے کہ ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے، جب تک کہ (عجیب وغریب باتیں نہ دکھاؤ یعنی یا تو) ہمارے لئے زمین سے چشمہ جاری کر دو یا تمہارا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو اور اس کے بیچ میں نہریں بہا نکالو

(۸) سورۃ الکھف،

آیت نمبر 32

(ترجمہ) اور ان سے دو شخصوں کا حال بیان کیجئے جن میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگور کے دے رکھے تھے اور انہیں کھجور سے گھیر رکھا تھا اور ہم نے ان دونوں کے درمیان کھیتی بھی لگا رکھی تھی۔

(۹) سورۃ مریم،

آیت نمبر 23

(ترجمہ) سو انہیں دردزہ ایک کھجور کے درخت کی طرف لے گیا اور بولیں کاش میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہو گئی ہوتی۔

(۱۰) سورۃ مریم،

آیت نمبر 24,25

(ترجمہ) پھر (فرشتہ نے) انہیں اُن کے پائیں سے پکارا کہ رنج مت کرو تمہارے پروردگار نے تمہارے پائیں ہی میں ایک نہر پیدا کر دی ہے، اس کھجور کے تنے کو اسی طرف ہلاؤ، اس سے تم پر تروتازہ خرے گریں گے۔

(۱۱) سورۃ طٰہٰ،

آیت نمبر 71

(ترجمہ) (فرعون نے) کہا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ بیشک وہ تمہارا بھی بڑا اور استاد ہے جس نے تمہیں بھی جادو سکھایا ہے سو اب میں تمہارے ہاتھ پیر کٹواتا ہوں اسی طرف سے اور تمہیں کھجور کے درختوں پر سولی چڑھاتا ہوں اور یہ بھی تمہیں معلوم ہوا جاتا ہے کہ دونوں میں کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔

(۱۲) سورۃ المومنون،

آیت نمبر 19

(ترجمہ) اور پھر ہم نے اس کے ذریعہ تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغ اگائے اُن میں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو۔

(۱۳) سورۃ الشعراء،

آیت نمبر 148

(ترجمہ) اور کھیتوں اور خوب گُندھے ہوئے گُچھے والے کھجوروں میں؟

(۱۴) سورۃ یٰسین،

آیت نمبر 33.35

(ترجمہ) اور ایک نشانی ان لوگوں کیلئے، زمین مُردہ ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور اس سے غلے نکالے، سو ان میں سے لوگ کھاتے ہیں اور ہم نے اس (زمین) میں باغ لگائے کھجوروں اور انگوروں کے اور اس (زمین) میں چشمے جاری کردیے تاکہ لوگ اس (باغ) کے پھلوں سے کھائیں اور اس سارے نظام کو ان کے ہاتھوں نے نہیں پیدا کیا۔ سو کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے۔

(۱۵) سورۃ ق،

آیت نمبر 10

(ترجمہ) اور لمبے لمبے کھجور کے درخت جن کے گچھے خوب گندھے ہوئے رہتے ہیں اگائے۔

(۱۶) سورۃ القمر،

آیت نمبر 18,20

(ترجمہ) عاد نے بھی تکذیب کی سو دیکھو میرا عذاب اور میری تنبیہات کیسی رہیں؟ ہم نے ان پر ایک تند ہوا مسلط کی ایک دائمی نحوست کے دن، لوگوں کو اس طرح اکھاڑ پھینکتی تھی گویا وہ اکھڑے ہوئے کھجوروں کے تنے ہوں۔

(۱۷) سورۃ الرحمٰن،

آیت نمبر 10,11

(ترجمہ) اور اسی نے زمین کو خلقت کے واسطے رکھ دیا کہ اس میں میوے ہیں اور غلاف دار کھجور کے درخت ہیں۔

(۱۸) سورۃ الرحمٰن،

آیت نمبر 68,69

(ترجمہ) ان دونوں میں میوے ہوں گے، خرمے اور انار، سو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(۱۹) سورۃ الحاقہ،

آیت نمبر 6,7

(ترجمہ) اور رہے عاد سو وہ ایک تیز و تند ہوا سے ہلاک کیے گئے (اللہ نے) ان پر مسلط کر دیا تھا، سات سات اور آٹھ دنوں تک لگاتار تو وہاں اس قوم کو یوں گرا ہوا دیکھتا ہے کہ گویا وہ گری ہوئی کھجور کے تنے پڑے ہیں۔

(۲۰) سورۃ عبس ،

آیت نمبر 24,32

(ترجمہ) سو انسان ذرا دیکھے اپنے کھانے کی طرف ہم نے خوب پانی برسایا، پھر ہم نے زمین کو خوب پھاڑا اور پھر ہم نے اگایا اس میں غلہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گنجان باغ اور میوے اور چارے، تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدہ کیلیے۔

اللہ کریم نے انسان کو نہ صرف پیدا کیا بلکہ اسے اپنی نیابت کا مقام بھی عطا کیا پھر اسے اس دنیا کی رنگینیوں میں سے بھیجا اور اسے لاجواب قسم کے اختیارات عطا کیے جن کی بدولت اس نے نہ صرف زمین کا سینہ چیر کر قیمتی نوادرات نکال لیں بلکہ فضاء میں بھی پرواز کی اور سمندروں کے سینے پر بھی قدم رکھے اسطرح حضرت انسان پر اللہ کے ان گنت انعامات و احسانات ہیں جن میں خاص تو یہ کہ اس نے اس انسان کو یہ سب کرنے کی طاقت عطا کی ہے اور وہ اسی طاقت کے بل بوتے پر دنیا کو تسخیر کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس انسان کو بلا مقصد ہی نہیں پیدا کر دیا بلکہ" افحسبتم انما خلقنکم عبثا" کہ ساتھ سوال کر کے محو حیرت کر دیا اور اس سوچ بچار میں مبتلا کر دیا کہ واقعی وہ کسی نہ کسی مقصد کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور ساتھ ہی بتا دیا کہ ان انعامات کا اور ان کے استعمال کا ذکر بھی مختلف انداز میں بتا دیا اب جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں پھلوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور قرآن میں ان کا ذکر کہیں ان کے نام اور کہیں ان کی خوبیوں سے کیا گیا ہے ان پھلوں میں یوں تو انگور، انجیر، انار اور زیتون کا تذکرہ بار بار آیا ہے لیکن جس پھل اور درخت کا حوالہ سب سے زیادہ دیا گیا۔ وہ

ہے کھجور۔ اس کا ذکر نخل، النخیل (جمع) اور نخلۃ (واحد) کے ناموں سے بیس مرتبہ قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔ ہم نے ان آیات کو اوپر تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے

کھجور کی قسموں اور گٹھلیوں کی تفصیل

یاد رہے قرآن نے صرف اس کا ایک نام سے ہی نہیں بلکہ کھجور کی قسموں اور اس کی گٹھلیوں وغیرہ کا ذکر بھی قرآن پاک میں الگ الگ ناموں سے کیا گیا ہے۔ چند اہم درج ذیل ہیں

”لینۃ“

سورۃ الحشر (آیت ۵) میں کھجور کی ایک نفیس قسم کو ”لینۃ“ کہا گیا ہے۔

”نقیراً“

اسی طرح سورۃ النساء کی دو آیات (۵۳ اور ۱۲۴) میں نقیرا کا لفظ تمثیل کے طور پر استعمال ہوا ہے جس کے لغوی معنی یوں تو کھجور کی گٹھلی میں چھوٹی سی نالی کے ہیں لیکن تشبیہ دی گئی ہے ایسی چیز سے جو نہ ہونے کے برابر یعنی حقیر ترین ہو۔

”قطمیر“

ایسی ہی مثال سورۃ فاطر (آیت ۱۳) میں لفظ ”قطمیر“ سے دی گئی ہے۔ جس کے معنی اس باریک جھلی کے ہیں جو کھجور کی گٹھلی کے اوپر ہوتی ہے۔

”النوی“

”النوی“ کے معنی یوں تو زیادہ تر مفسرینِ قرآن نے ”گٹھلی“ بیان کیے ہیں لیکن جناب عبداللہ یوسف کے نزدیک سورۃ الانعام (آیت ۹۵) میں اس کا اشارہ کھجور کی گٹھلی کی جانب ہے۔

"العرجون"

"العرجون" کھجور کے گچھے کی جڑ کو کہتے ہیں جو درخت پر خشک ہو کر ہنسلی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ سورۃ یٰسین (آیت ۳۹) میں اس کی مثال سے چاند کو دی گئی ہے۔

"حبل"

"حبل" کے معنی یوں تو کسی بھی رسی کے ہو سکتے ہیں لیکن جناب یوسف علی کی نظر میں حبل (رسی) کی بابت سورۃ اللہب (آیت ۵) میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ ابولہب کی بیوی کی گردن پر ہوگی۔ وہ کھجور کی پتیوں سے بنی رسی ہے۔

"دسر"

اسی طرح سورۃ القمر کی آیت نمبر ۱۳ میں لفظ "دسر" کا استعمال ہوا ہے اس کے معنی بھی Palm-Fibr کے لیے گئے ہیں۔ (یوسف علی۔ نوٹ نمبر ۵۱۳۸) اب اگر مختلف ناموں سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ کھجور کا ذکر قرآن حکیم میں انچاس بار ہوا ہے۔

کھجور کے نباتاتی نام

دیگر زبانوں میں کھجور کے نام اوپر تفصیل سے ذکر کر دیئے گئے ہیں رہے کھجور کے درخت کا نباتاتی نام Pnoenix dactylifera ہے۔

عربی زبان بھی ایک قدیم زبان ہے اس وقت بیس سے زیادہ ممالک میں عربی زبان بولی جاتی ہے عربی زبان میں یوں تو اس کو نخل کہتے ہیں اور اس کے پھل کو "تمر" کہا جاتا ہے لیکن عرب اور افریقہ کے ممالک میں تمر کے علاوہ بھی کھجور دوسرے

بہت سے ناموں سے موسوم ہے۔ کچھ عرب ملکوں میں ہندی لفظ کھجور اور فارسی لفظ خرما بھی کافی عام ہوگیا۔ عرب کے بازاروں میں کھجور اپنی قسموں (Varieties) کے نام سے بھی بکتا ہے جیسے ''زاہدی''، ''حلاوی''، ''حیاتی''، ''مضافاتی'' اور ''فاطمی'' وغیرہ وغیرہ۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یورپین زبانوں کے برخلاف عربی، فارسی، ہندی اور اُردو میں عام طور سے جو الفاظ پھل کے لیے استعمال ہوتے ہیں وہی ان کے درختوں کے لیے مستعمل ہو جاتے ہیں لہذا کھجور سے مراد پھل اور درخت دونوں کی ہے اور یہی بات تمر کے لیے کہی جاسکتی ہے۔

سائنس اور کھجور کا درخت

کھجور ایک قدیم درخت ہے اور اس کے قدیم ہونے کے بارے میں سائنسدانوں کا خیال ہے کہ کھجور کی کاشت آٹھ ہزار سال قبل جنوبی عراق میں شروع کی گئی تھی۔ اس وقت دنیا میں کہیں بھی پھلدار پودوں کی کھیتی کا تصور تک نہ تھا۔ اسی لئے سمجھا جاتا ہے کہ تہذیب کے بنانے اور سنوارنے میں جتنا دخل کھجور کا ہے کسی اور پودے کا نہیں ہے۔ Phoenix جو کھجور کی جنس کا نباتاتی نام ہے وہ ایک ایسی خیالی اور افسانوی چڑیا کا بھی نام ہے جس کو مصر میں Mythical Bird کہا جاتا ہے اور جس کی بابت یہ روایت مشہور ہے کہ کئی ہزار سال قبل یہ چڑیا عرب کے ریگستان میں پائی جاتی تھی۔ یہ پانچ سو سال تک زندہ رہ کر اپنے آپ کو جلا کر خاک کر دیتی اور پھر اپنی ہی راکھ سے نئی زندگی پا کر نمودار ہو جاتی تھی۔ یونان کے مفکروں کا خیال تھا کہ کھجور کا کچھ نہ کچھ تعلق اس چڑیا سے ضرور رہا ہوگا۔ اسی لئے ایک کہانی یونانی ادب میں بیان کی جاتی ہے کہ انسان کے وجود میں آنے کے فوراً بعد ایک بہت بڑی چڑیا

زمین سے آسمان کی جانب پرواز کر کے گم ہو گئی لیکن اس کا ایک پر زمین پر گر پڑا اور کھجور کا درخت بن گیا۔

عربوں میں ایک پرانی کہاوت تھی کہ سال میں جتنے دن ہوتے ہیں اتنے ہی کھجور کے استعمال اور فوائد ہیں اور حقیقت بھی کچھ ایسی ہی لگتی ہے۔ ایک طرف اس کی لکڑی عمارت اور فرنیچر بنانے کے کام آتی ہے تو دوسری جانب اس کی پتیوں سے (جن کو شاخیں بھی کہا جاتا ہے) بے شمار مصنوعات تیار کی جاتی ہیں۔ عربوں میں پرانا رواج تھا کہ خوشی اور فتح و کامرانی کے موقع پر لوگ کھجور کی پتیوں کو ہاتھ میں لے کر لہراتے ہوئے جلوس کی شکل میں نکلتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ جب مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں آپ ﷺ کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا گیا اور مدینہ کے لوگ اپنے ہاتھوں میں کھجور کی پتیاں (ٹہنیاں) لئے ہوئے اپنی خوشی اور شادمانی کا اظہار کرتے رہے۔

کھجور اور غذائیت

کھجور کی گٹھلیاں جانوروں کے لیے موزوں چارہ ہیں اور اس کے پھل انسان کے لیے بہترین غذا ہیں۔ اس کی غذائیت کا اندازہ اس کے کیمیاوی اجزاء سے کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں تقریباً ساٹھ فیصد Invert Sugar اور Sucrose کے علاوہ اسٹارچ، پروٹین Cellulose-Pectin-Tannin اور چربی مختلف مقدار میں موجود ہیں۔ علاوہ ازیں اس میں وٹامن A، وٹامن B، وٹامن B2 اور وٹامن C بھی پائے جاتے ہیں۔ اس کے معدنیاتی اجزاء بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ یعنی سوڈیم، کیلشیم، سلفر، کلورین، فاسفیڈ اور آئرن غذائیت سے بھرپور ان

کھجور کے پھلوں سے مشروبات سرکہ، مٹھائیاں، گڑ اور دیگر قسم کا شیرہ تیار کیا جاتا ہے جو شہد کے مانند ہوتا ہے۔

شجرکاری کی اسلام میں ایک مثال

کھجور ایک Dioeceous پودا ہے یعنی اس میں نر اور مادہ درخت ہوتے ہیں۔ دونوں کے پھولوں کے ذریعہ Cross Pollination ہوتا ہے۔ تب ہی مادہ پودوں میں پھل آتے ہیں۔ ایک نر درخت کے پھول ایک سو مادہ درختوں کے Pollination کے لیے کافی سمجھے جاتے ہیں۔ اسلام سے قبل عرب قبائل کی آپس کی دشمنی اور رقابت میں ایک دوسرے کو نقصان اور ضرر پہنچانے کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ دشمن کے کھجور کے باغات تہس نہس کر دیئے جائیں۔ نر پودوں کو خاص طور سے کاٹ دیا جاتا تھا۔ اسلام نے اس عمل کی سختی سے ممانعت کی اور درختوں کو بلا شدید ضرورت کاٹنے کو "فساد فی الارض" سے تعبیر کیا۔ جنگی برکوں سے قبل جہاں ایک جانب معصوموں کی جان لینے سے باز رہنے کا حکم ہوتا تو دوسری طرف یہ بھی تاکید ہوتی کہ کوئی سرسبز اور شاداب درخت نہ کاٹا جائے۔ اسلام کا یہ طریقہ عمل جس میں پودوں کے Conservation اور حفاظت پر زور دیا جاتا تھا، یقیناً ایک انقلابی رجحان قابل ستائش سائنسی طرز فکر تھا۔ اسی شعور اور عمل کی ضرورت آج بھی ساری دنیا میں محسوس کی جا رہی ہے۔ ایک مرتبہ بنی نضیر کی بستی کا محاصرہ کرتے ہوئے جب مسلمانوں کو جنگی مصلحتوں کی بنا پر نخلستان کے کچھ کھجور کے درخت کاٹنے پڑے تو ان کو شدید صدمہ اور دکھ ہوا۔ اس موقع پر قرآنی ارشاد کے ذریعہ بتایا گیا کہ ضروری حالات کے پیش نظر انہیں ایسا کرنے پر مجبور ہونا تھا لہٰذا یہ عمل جائز تھا اور اس میں

اللہ تعالیٰ کی مرضی شامل تھی۔ یہ بات قرآن پاک میں یوں بتائی گئی ہے۔

(ترجمہ) تم لوگوں نے کھجوروں (لینہ) کے جو درخت کاٹے یا جن کو اپنی جڑوں پر رہنے دیا، یہ سب اللہ ہی کے اذن سے تھا اور (اللہ نے یہ اذن اس لئے دیا) تاکہ فاسقوں کو ذلیل و خوار کیا جا سکے۔ (سورۃ الحشر آیت، ۵)

کھجور کے طبی فوائد

کھجور کے بے مثال طبی فوائد ہیں۔

اب ہم چند ایک پر سرسری نظر ڈالیں گے بعد میں اس کے فوائد تفصیلی طور پر پیش کریں گے

☆ بلغم اور سردی کے اثر سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں کھجور کھانا مفید ہے۔

☆ یہ دماغ کا ضعف مٹاتی ہے

☆ یادداشت کی کمزوری کا بہترین علاج ہے۔

☆ قلب کو تقویت دیتی ہے

☆ بدن میں خون کی کمی کو دور کرتی ہے،

☆ گردوں کو قوت دیتی ہے،

☆ سانس کی تکالیف میں بالعموم اور دمہ میں بالخصوص سودمند ہے۔

☆ کھانسی، بخار اور پیچش میں اس کے استعمال سے افاقہ ہوتا ہے۔

☆ یہ دافع قبض کے ساتھ پیشاب آور بھی ہے قوتِ باہ کو بڑھانے میں مددگار ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ کھجور کا استعمال ایک مکمل غذا بھی ہے اور اچھی صحت کے

لیے ایک لاجواب ٹانک بھی۔ طب نبوی میں کھجور کی بڑی افادیت بیان کی گئی ہے۔

سات کھجوریں کھانے کی تلقین

بخاری شریف کی ایک حدیث کے بموجب حضور ﷺ نے روزانہ صبح کو سات کھجوریں کھانے کی تلقین فرمائی ہے۔ حضور ﷺ کو کھجوریں بہت پسند تھیں۔

حضور ﷺ کا عمل مبارک

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ”میں نے حضور ﷺ کو خربوزہ اور کھجور اکٹھے کھاتے دیکھا اسی طرح حضرت عبداللہ بن جعفرؓ نے فرمایا کہ ”میں نے حضور ﷺ کو ککڑی (قثاء) کے ساتھ کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔“

حضرت عائشہؓ نے بھی فرمایا ہے کہ ”حضور ﷺ تربوز کو کھجوروں کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔“

کھجور کھانے سے منع فرمانا

ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کسی موقع پر حضرت علیؓ کو کھجور کھانے سے منع فرمایا کیونکہ وہ کچھ ہی دن قبل بیمارے سے اُٹھے تھے۔ گویا کہ بیماری کے بعد صحت یابی کے دوران کھجور کھانے کو منع فرمایا گیا۔ اس ممانعت کے پیچھے ٹھوس سائنسی دلائل ہیں کیونکہ انگور اور انجیر کے کھجور میں Dietary Fibre کافی ہوتا ہے جو فضلہ بناتا ہے اور بیماری کے دوران یا اس سے نجات پانے کے فورا بعد کسی ایسی غذا کا استعمال طبی اعتبار سے نقصان دہ ہے جو فضلہ پیدا کرتا ہے۔

حضرت مریم اور کھجور کا تذکرہ

بعض مفسرین نے سورۃ مریم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کھجور کو حاملہ عورتوں کے لیے سودمند بتایا ہے۔ جب حضرت عیسیٰ تولد ہونے والے تھے تو اللہ کے حکم سے حضرت مریم علیہا السلام کو یروشلم سے کچھ دور بیت اللحم کے مضافات میں ایک کھجور کے درخت کے پاس پہنچا دیا گیا جہاں وہ اپنے قیام کے دوران تروتازہ (رجب) کھجور کھاتی رہیں۔ وہیں حضرت عیسیٰ کی ولادت ہوئی۔ (ملاحظہ ہو سورۃ مریم، آیت ۲۳ اور ۲۵) اس واقعہ سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کو ان کی ذہنی اور جسمانی تکالیف کے دوران کھجور کا پھل اس لئے میسر کرایا گیا کیونکہ وہ ایک مکمل غذا تھی۔

نخلستان کا بادشاہ

کھجور کا درخت نخلستان کا بادشاہ کہلاتا ہے۔ اس میں بہترین پھل اس وقت آتے ہیں جب اس کی جڑیں پانی میں ڈوبی ہوئی ہوں اور اوپر کا حصہ دھوپ کی تمازت میں جھلس رہا ہو۔ کھجور کا درخت پچاس سے اسی فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ عام طور سے اس میں شاخیں نہیں ہوتی ہیں لیکن کبھی کبھی کچھ اشجار شاخوں والے پیدا ہو جاتے ہیں جو Branched Palm کہلاتے ہیں۔ ان کو سورۃ الرعد (آیت ۴) میں ''اکہرے دوہرے'' درخت کہا گیا ہے۔ (تفہیم القرآن)

اہم معلومات

کھجور کی عمر یوں تو دو سو برس ہوتی ہے لیکن اچھے پھلوں کی پیداوار ایک سو

برس تک جاری رہتی ہے۔ اس کے درخت بیجوں سے بھی اُگائے جاتے ہیں لیکن عمدہ اور تیز بڑھنے والے وہ ہوتے ہیں جنہیں Suckers کے ذریعہ لگایا جاتا ہے۔ یہ سکر نوعمر درختوں کے نچلے حصے سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ کھجور گو کہ دراز قد ہوتے ہیں لیکن ان کی جڑیں زمین کے اندر گہری نہیں ہوتیں۔ اس طرح جڑوں کے اعتبار سے یہ دوسرے ریگستانی پودوں کے مقابلہ میں کمزور ہوتے ہیں اور تیز آندھی میں جڑ سے اکھڑ سکتے ہیں۔ (اثل، جھاؤ، ہندی) اور عاقول (جواسا، ہندی) وغیرہ عرب کے وہ ریگستانی پودے ہیں جن کی جڑیں دس سے تیس فٹ تک زمین کے اندر جاتی ہیں جبکہ کھجور کی جڑیں عام طور سے صرف پانچ فٹ زمین میں ہوتی ہیں۔

کھجور کے درخت کی اس کمزوری کی مثال سورۃ القمر (آیات ۱۸ سے ۲۰) میں یوں بیان ہوئی ہے کہ:

> ''قومِ عاد پر جب عذاب پڑا تو وہ طوفانی ہواؤں سے اسطرح فوت ہو گئے جیسے وہ جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں۔''

عاد کے دراز قد لوگوں کے اس حشر کا واقعہ سورۃ الحاقۃ (آیت ۷) میں بھی بیان ہوا ہے۔ (یوسف لی، نوٹ نمبر ۵۶۴۰)

حسن کا نشان اور ادیب وشاعر

اپنی خوبصورتی کی بنا پر کھجور کے باغات ایک پُرفریب منظر پیش کرتے ہیں۔ عرب، افریقہ اور جنوبی یورپ کے شاعروں اور ادیبوں نے اس کا بڑے دل کش انداز میں اپنی تخلیقات میں تذکرہ کیا ہے۔ ہومر نے اپنی مشہور زمانہ رزمیہ کتاب

'اوڈیسی' میں کھجور کو "تمر" کے نام سے حسن کا نشان بتایا ہے۔ شیکسپیئر اور چاسر (Chaucer) نے بھی اس کو حسن کی علامت سے تعبیر کیا ہے۔ بعض عرب علاقوں میں، خاص طور سے فلسطین میں لڑکیوں کا نام تمر رکھا جاتا ہے۔

کھجور کی پیداوار

جغرافیائی اعتبار سے کھجور کی پیداوار کا علاقہ مغربی ہندوستان سے لے کر شمال مشرقی افریقہ تک پھیلا ہوا ہے لیکن اس کی اصل اور مقدم کاشت نیز پیداوار ایران، عراق، سعودی عرب اور مصر میں ہوتی ہے۔ ویسے ایشیا اور افریقہ کے بہت سے ممالک کھجور کاشت کرتے ہیں۔ ہندوستان کھجور کی پیداوار کے لحاظ سے اہمیت نہیں رکھتا ہے لیکن کچھ عرصے سے گجرات، راجستھان اور پنجاب میں چند برسوں سے کھجور کی کاشت کی جارہی ہے امید کی جاسکتی ہے کہ آئندہ چند سالوں میں ہندوستان کھجور کی ضرورت کے اعتبار سے خودکفیل ہو جائے گا۔ فی الحال نرم اور خشک (چھوہارے) کھجور افغانستان، عراق، ایران، عمان اور کویت سے ہر سال تقریباً ساٹھ سے اسی ہزار ٹن درآمد کیے جاتے ہیں جن کی مالیت کم و بیش پندرہ کروڑ روپے ہوتی ہے۔

کھجور کی عالمی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ پیداواری ملکوں میں مقامی کھپت کے ماسوا پانچ سے آٹھ لاکھ ٹن کھجور دنیا کے بازاروں میں بھیجا جاتا ہے جس کا ایک بڑا حصہ یورپ جاتا ہے جہاں کرسمس کے دوران اس کی مانگ بہت بڑھ جاتی ہے۔ امریکا میں کیلی فورنیا اور ایری زونا کے صوبوں میں کھجور کی کاشت بڑے پیمانے پر شروع کر دی گئی ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق ۱۹۸۲ء میں کھجور کی عالمی پیداوار چھبیس لاکھ ٹن تھی جس کا ۵۶ فیصد حصہ عراق، سعودی عرب، مصر

اور ایران میں پیدا کیا گیا۔

کھجور کی تاریخی اور سماجی اہمیت کے ساتھ ساتھ اس کی غذائی اور طبی خصوصیات کی روشنی میں اسے اگر ایک ''نباتاتی نعمت'' کہا جائے تو نہایت مناسب ہو گا۔ اسی نعمت کی طرف قرآنی ارشادات میں کئی بار احترام کے ساتھ اشارہ کیا گیا ہے ان لوگوں کے لیے جو عقل وفہم رکھتے ہیں۔

بیماریوں کا علاج

طب کی روشنی میں اگر کھجور کی افادیت پر بات کی جائے تو اطباء کا کہنا ہے کہ کھجور طاقت کا سرچشمہ ہے۔ اس میں فولاد اور حیاتین کی خاصی مقدار ہے۔ خون کی کمی دور کرتی ہے۔ کولیسٹرول کو متوازن رکھتی ہے۔ بچوں، بڑوں، بوڑھوں، خواتین کے لیے مفید ہے۔ صحت قائم رکھتی ہے اور بیماریوں سے محفوظ رہنے میں مدد دیتی ہے۔

رمضان میں افطاری کے وقت کھجور کو فوقیت دی جاتی ہے۔ یہ سنت ہے اور طبی لحاظ سے روزہ رکھنے سے جسم میں جو کمی ہو جاتی ہے، اسے دور کر دیتی ہے، اس میں موجود غذائیت معدہ، جگر، دماغ اور اعصاب کو قوت بخشتی ہے۔ قرآن پاک میں کھجور کا ذکر بیس دفعہ آیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ احادیث مبارکہ میں بھی کھجور کا ذکر ہے۔

ہر بیماری کی شفا

☆ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس عظیم کھجور عجوہ میں ہر بیماری سے شفا ہے اور اگر اسے نہار منہ کھایا جائے تو یہ زہروں کا تریاق ہے۔ (صحیح مسلم)

وقت زچگی کھجور کا استعمال

☆ حضرت مریم علیہ السلام پر جب زچگی کا وقت قریب آیا تو وہ تنہائی اور زچگی کے مرحلہ سے خوفزدہ تھیں۔ اللہ کی طرف سے ان کو کھجور کے سائے میں لیٹنے اور پکی ہوئی کھجوریں کھانے کا حکم ہوا۔ درخت سے پکی ہوئی کھجوریں ان پر گریں اور یہ مرحلہ بھی طے ہو گیا بلکہ بعد کی کمزوری بھی دور ہوئی وہ نومود بچے کو اٹھا کر پیدل بستی تک آئیں، یہ توانائی اور ہمت ان کو کھجوریں کھانے سے ملی۔

پروٹین کی کمی کی دوری

☆ کھجور میں موجود پروٹین انسانی جلد کے لیے مفید ہے۔ حمل کے دوران چھائیاں پڑ جاتی ہیں۔ بچہ کی ولادت کے بعد دودھ اور کھجور کا استعمال جلد کی نرمی، چمک اور رنگ کو بہتر کر دیتا ہے۔ کمزوری اور نقاہت دور ہو جاتی ہے۔

خون کی کمی کا خاتمہ

☆ اسی طرح خون بہنے سے خون کی کمی ہو جائے تو کھجور کھانے سے توانائی آ جاتی ہے۔ جن خواتین کو ماہانہ مسائل ہوں تو چند کھجوریں روزانہ غذا میں شامل کر کے صحت حاصل کر سکتی ہیں۔ خون کی کمی ہو یا غذا ناقص لینے کی وجہ سے آئرن کی کمی ہو تو کھجور کو ضرور استعمال کریں۔

دل کے لیے نبوی تحفہ

☆ سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ بیمار

ہوئے تو پیارے رسول اللہ ﷺ عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سعد کو دل کا دورہ پڑا ہے انہیں ثقیف کے ایک طبیب حارث بن کلدہ کے پاس لے جاؤ اور طبیب کو چاہیے کہ وہ مدینہ کی سات عجوہ کھجوریں گٹھلی سمیت کوٹ کر انہیں کھلائے۔

دل کا پہلا دورہ تاریخ میں

☆ طب کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ تھا جب دل کے دورے کی تشخیص ہوئی۔ بعد میں اسی نسخہ طب نبوی کو استعمال کیا گیا۔ محققین کی رائے میں کھجور کے سات دانوں میں خصوصاً عجوہ میں بارہ سو ملی گرام کیلشیم ہوتا ہے جو ہماری جسمانی ضرورت کے لیے کافی ہے۔ اس لئے کھجور کو قلب دوست کہا جاتا ہے۔

ام الامراض کا علاج

☆ قبض بیماریوں کا گھر ہے۔ کھجور ایک ایسی غذا ہے جو قدرتی طور پر قبض کا ازالہ کرتی ہے اور قبض کو ختم کردیتی ہے۔ مٹھی بھر کھجور رات کو پانی میں بھگو کر صبح اسے پانی میں مسل کر شربت کی طرح بنا کر پیا جاتا ہے۔ اس سے کھل کر اجابت ہوتی ہے۔

پیٹ کے مسائل

☆ انتڑیوں کے مسائل ہوں، کیڑے ہوں تو کھجور کھانے سے ختم ہوتے ہیں۔ دائمی قبض والے صبح تین، پانچ یا سات کھجوریں کھا کر چائے یا دودھ پی لیں تو قبض نہیں رہتی۔

معدہ کی درستگی کا نایاب نسخہ

☆ معدہ میں تبخیر ہو، گیس زیادہ ہے تو تین سے سات چھوارے حسب برداشت ایک گلاس پانی میں رات کو بھگو کر صبح چھوارے کھانے اور اس کا بقایا پانی پینے سے یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ آدھ گھنٹہ بعد ہلکا سا ناشتہ کریں۔

جسمانی کمزوری کا علاج

☆ کمزور ناتواں سوکھے نوجوان جن میں خون کی کمی ہو، کمزوری کے باعث کام کاج اور پڑھائی سے بھاگتے ہوں۔ وہ پانچ چھوارے آدھ کلو دودھ میں خوب پکا کر نیم گرم کھائیں اور دودھ پی لیں۔ دو تین ہفتہ چھوارے کھانے سے صحت بتدریج بہتر ہو جائے گی۔

اسہال کے لیے مفید نسخہ

☆ اسہال جیسے مرض سے موت بھی واقع ہو جاتی ہے بلکہ زندہ جسم میں سے سب طاقت خارج ہو جاتی ہے اور انسان نقاہت کا شکار ہو جاتا ہے اسطرح زندہ انسان بھی مردوں میں شمار ہونے لگتا ہے اس مرض کا علاج بھی طب نبوی ﷺ کی روشنی میں اسطرح ممکن ہے کہ تازہ پکی ہوئی کھجور کا پانی پیا جائے تو اسہال کا عارضہ دور ہو جاتا ہے۔

پیٹ کی تیزابیت کا خاتمہ

اگر کسی نسان کو عام طور پر کھانا کھانے کے بعد پیٹ کا بھاری پن محسوس ہو یا

کھٹے ڈکار وغیرہ آتے ہوں تو وہ کھانا کھانے کے بعد صرف دو تین کھجوریں کھا لیا کرے، تو معدہ میں کھانا بوجھل نہیں ہوتا اور اسے پیٹ ہلکا پھلکا محسوس ہوگا یہ ہی نہیں بلکہ معدہ میں پیدا ہونے والی تیزابیت بھی ختم ہو جائے گی۔

کوڑھ کا علاج

☆ کوڑھ جیسی موذی بیماری میں سات دانے عجوہ کھجور کے روزانہ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

مردانہ بانجھ پن کا خاتمہ

☆ مردانہ کمزوری کے سبب ہونے والے بانجھ پن کو بھی کھجور دور کر دیتی ہے۔ ایک مٹھی بھر کھجوریں لے کر گٹھلی نکال کر بکری کے تازہ دودھ میں رات کو بھگو دیں۔ صبح اسی دودھ میں اچھی طرح مسل کر مشروب بنا لیں۔ چھوٹی الائچی کوٹ کر ایک چٹکی ڈالیں اور ایک چمچہ شہد ملا کر پی لیں۔ دس گیارہ دن پئیں۔ کمزوری میں فرق محسوس ہوگا۔

تین امراض سے شفاء

حضور ﷺ کے پیارے صحابی حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت کی کھجور ہے اور اس میں زہر سے شفاء ہے اور کمۃ (کھمبی) من (کی ایک قسم) اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے"۔

دانتوں کی بیماریوں کا علاج

☆ دانتوں کی بیماریاں عام ہیں۔ کھجور کی گٹھلیوں کو جلا کر بطور منجن روزانہ استعمال کرنے سے دانت چمک جاتے ہیں۔ میل کچیل اُترتا ہے۔ دانتوں میں درد ہو تو وہ بھی دور ہوتا ہے۔ گھریلو خواتین چھالیہ کی طرح گٹھلی کو کاٹ کر ٹکڑے کر لیتی ہیں۔ پھر ان کو تھوڑے سے پانی میں خوب اُبال کر چھان کر کلی کرتی ہیں۔ دانت درد اور مسوڑھوں کے لیے مفید ہے۔

بواسیر کے مرض کا خاتمہ

☆ بواسیر کے مرض میں تھوڑے سے کوئلے جلا کر ان میں کھجور کی ثابت گٹھلیاں رکھ دیتے ہیں۔ بواسیر کے مسّوں پر دھونی سے وہ خشک ہو جاتے ہیں۔

بہتا خون بند کیا جا سکتا ہے

☆ گٹھلیوں کو جلا کر اس کی راکھ احتیاط سے رکھیں۔ زخم ہو یا چوٹ ہو خون بہتا ہو تو یہ راکھ لگانے سے بند ہو جاتا ہے۔

بلغم کا خاتمہ

☆ کھجور کے استعمال سے بلغم کیمرض کا علاج کیا جا سکتا ہے بلغم انسان کے دماغ کی کمزوری کا سبب بھی بنتی ہے اور سانس لینے کے عمل کو بھی متاثر کرتی ہے اس مہلک مرض کا علاج اللہ کریم کی اس نعمت کھجور کے استعمال سے کیا جا سکتا ہے۔

عمل تنفس کے امراض کا خاتمہ

انسانی بدن میں سانس لینے کا عمل پھیپھڑوں کے ذریعے سرانجام پاتا ہے عموما ہم نے دیکھا ہے کہ سردیوں کے ایام میں یا ایسی جگہوں پر جہاں فضاء آلودہ ہوتی ہے وہاں کام کرنے یا رہنے والے لوگ سانس کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اگر یہ لوگ کھجور جیسی نعمت کو اپنی خوراک کا حصہ بنا لیں تو کافی حد تک ان مہلک امراض سے بچ سکتے ہیں

عجوہ میں جنون سے شفا ہے

آپ ﷺ نے فرمایا: ”عجوہ جنت سے ہے اور اس میں جنون سے شفا ہے“۔

دمہ کا خاتمہ

بچوں میں الرجی کی وجہ سے ہونے والے دمہ کا علاج بھی حضور ﷺ کی اس طب نبوی کے عظیم نسخہ سے ممکن ہے۔

یادداشت کی کمزوری کا علاج

ہر انسان اس بات کا خواہش مند ہوتا ہے کہ اس کی یاداشت اور زیادہ تیز ہو مگر ہمارے معاشرے میں ایسے بھی لوگ ہیں جو اپنی یاداشت کی کمزوری کا شکوہ کرتے نظر آتے ہیں بلکہ اس کے لیے خاصے پریشان بھی معلوم ہوتے ہیں اگر وہ اپنی غذا میں کھجور کے استعمال کو شامل کر لیں تو اس مسئلے سے چھٹکارا حاصل کرنا مشکل نہیں ہوگا بلکہ جو یادداشت کی کمزوری جیسے مرض سے بھی آزادی حاصل ہوگی اور

قوت حفظہ حیرت انگیز حد تک بڑھ بھی جائے گی

عجوہ میں دوران سر سے شفا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عجوہ کھجوروں کو دوران سر (جو بہت مشہور مرض ہے) کے لئے استعمال کرنے کا حکم فرمایا

اعصابی کمزوری کا علاج

اعصابی و دماغی کمزوری کا تعلق عمر کے ساتھ ہوتا ہے عموما ہمارے اطباء یہ کہتے ہیں اگرچہ انکا کہنا درست ہے مگر کھجور اللہ کریم کی ایسی عظیم نعمت ہے کہ اس کے استعمال سے ان دونوں امراض سے آزادی ممکن ہے بلکہ اطباء یہ بھی کہتے ہیں اعصاب کی کمزوری سے چھٹکارا پانے کے لیے جوانی سے ہی کھجور کا ستعمال شروع کر دینا چاہیے تاکہ عمر کے ڈھلنے کے ساتھ جن امراض کے لاحق ہونے کا خدشہ ہوتا ہے وہ لاحق ہی نہ ہوں۔ آپ تین سے پانچ کھجوریں غذا میں شامل کر کے آپ اپنی صحت کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ اسے محض رمضان میں افطاری کے لیے مخصوص نہ کریں بلکہ اسے مستقل غذا کا حصہ بنا کر بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

عجوہ کھجور کے فضائل

حضور ﷺ کی محبوب ترین کھجور

عجوہ کھجور حضور ﷺ کو محبوب ترین کھجوروں میں تھی، یہ مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً کی عمدہ ترین، انتہائی لذیذ، مفید سے مفیدتر، قیمتاً بہت ہی عالی اور اعلیٰ قسم کی کھجور ہے۔

جنت کا پھل

حدیث میں اس کے متعلق آیا ہے کہ یہ جنت کی کھجور ہے، اس میں دوران سر، قلب مرض سے شفا کا ہونا وارد ہے،

زہر اور سحر کا خاتمہ

صحیح حدیث میں آیا ہے کہ: ''نہار منہ اس کے سات عدد کھانے میں زہر اور سحر سے حفاظت ہوگی۔''

حضور ﷺ کا کاشت کردہ درخت

تمام پھلوں میں سے یہ ایک ایسا پھل ہے جس کا درخت آپ ﷺ نے اپنے دست بابرکت سے لگایا'

عجوہ کھجور کی تاثیر سحر و زہر سے حفاظت

''عن سعدؓ قال: سمعت رسول اللّٰه ا يقول: من تصبح بسبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر''۔

ترجمہ: ''حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص صبح کے وقت کوئی اور چیز کھانے سے پہلے سات عجوہ کھجوریں کھائے گا' اس کو اس دن کوئی زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

عمدہ کھجور

عجوۃ مدینہ منورہ کی کھجوروں میں سے ایک قسم ہے' جو صیحانی سے بڑی اور مائل بہ سیاہی ہوتی ہے' یہ قسم مدینہ منورہ کی کھجوروں میں سب سے عمدہ اور اعلیٰ ہے۔

کئی قسم کے زہر کا علاج

حدیث پاک میں زہر کے علاج کا ذکر آیا ہے تو اس زہر کی وضاحت ضروری ہے ''زہر'' سے مراد وہی زہر ہے جو مشہور ہے (یعنی وہ چیز جس کے کھانے سے آدمی مرجاتا ہے) یا سانپ' بچھو اور ان جیسے دوسرے زہریلے جانوروں کا زہر بھی مراد ہو سکتا ہے۔

وحی کے ذریعے خبر ہونا

مذکورہ خاصیت (یعنی دافع سحر وزہر ہونا) اس کھجور میں حق تعالیٰ کی طرف سے پیدا کی گئی ہے' جیسا کہ قدرت نے ازقسم نباتات دوسری چیزوں (جڑی بوٹیوں وغیرہ) میں مختلف اقسام کی خاصیتیں رکھی ہیں' یہ بات آنحضرت ﷺ کو بذریعہ وحی معلوم ہوئی ہوگی کہ (عجوہ) کھجور میں یہ خاصیت ہے' یا یہ کہ آنحضرت ﷺ کی بدعا کی برکت سے اس کھجور میں یہ خاصیت ہے عجوہ کا درخت آنحضرت ﷺ نے اپنے دست مبارک سے لگایا۔

علامہ ابن اثیری کا قول

علامہ ابن اثیری کہتے ہیں کہ عجوہ صیمانی سے بڑی ہے' اس کا درخت خود نبی کریم ا نے اپنے دست اطہر سے لگایا تھا:

"ضرب من التمر اکبر من الصیمانی وھو مما غرسہ المصطفیا بیدہ فی المدینۃ"

سات کے عدد میں حکمت

جہاں تک سات کے عدد کی تخصیص کا سوال ہے تو اس کی وجہ شارع کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں' بلکہ اس کا علم توقیفی ہے یعنی آنحضرت ﷺ سے سماعت پر موقوف ہے کہ آپ ا نے سات ہی کا عدد فرمایا اور سننے والوں نے اسی کو نقل کیا' نہ تو آنحضرت نے اس کی تخصیص کی وجہ بیان فرمائی اور نہ سننے والوں نے دریافت کیا'

سات عدد کے متعلق علامہ ابن قیمؒ کی تحریر

کتب کثیرہ کے مصنف حافظ ابن قیم جوزیؒ سات کے عدد کی حکمت بیان فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:

’’رہ گئی سات عدد کی بات تو اس کو حساب اور شریعت دونوں میں خاص مقام حاصل ہے‘ خدا تعالیٰ نے سات آسمان بنائے‘ سات زمین پیدا کیں‘ ہفتے کے سات دن مقرر فرمائے‘ انسان کی اپنی تخلیق سات مرحلوں میں ہوئی‘ خدا تعالیٰ نے اپنے گھر کا طواف اپنے بندوں کے ذمہ سات چکروں سے شروع کیا‘ سعی بین الصفا والمروۃ کے چکر بھی سات مرتبہ شروع کئے‘ عیدین کی تکبیریں سات ہیں‘ سات برس کی عمر میں بچوں کو نماز پڑھنے کی ترغیب دلانے کا حکم ہوا‘ حدیث میں ہے:

’’مروھم بالصلاۃ وھم سبع سنین‘‘۔

یعنی اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو۔

پیغمبر خدا ﷺ نے اپنے مرض میں سات مشکیزہ پانی سے غسل کرانے کے لئے فرمایا: خدا نے قوم عاد پر طوفان سات رات تک جاری رکھا۔

رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی کہ: خدائے پاک! میری مدد فرما ایسے سات سے جیسے سات حضرت یوسف علیہ السلام کو عطا فرمائے تھے۔

خدا کی طرف سے صدقہ کا ثواب جو صدقہ دینے والوں کو ملے گا سات بالیوں سے (جو ایک دانہ سے اُگتی ہیں جن میں سو سو دانے ہوں) تشبیہ دی‘ اور وہ

خواب جو حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا اس میں سات بالیاں ہی نظر آئی تھیں اور جن سالوں میں کاشت نہایت عمدہ ہوئی‘ وہ سات سال تھے اور صدقہ کا اجر سات سو گنا تک اور اس سے بھی زائد۔ سات کے ضرب کے ساتھ ملے گا۔

اس سے اندازہ ہوا کہ سات کے عدد میں ایسی خاصیت ہے جو دوسرے عدد کو حاصل نہیں‘ اس میں عدد کی ساری خصوصیات مجتمع ہیں‘ اور اطباء کو سات کے عدد سے خاص ربط ہے۔

خصوصیت سے ایام بحران میں بقراط کا مقولہ ہے کہ دنیا کی ہر چیز سات اجزاء پر مشتمل ہے۔

ستارے سات‘ ایام سات‘ بچہ کی طفولیت کی عمر سات‘ پھر صبی چودہ سال‘ پھر مراہق‘ پھر جوان‘ پھر کہولت‘ پھر شیخ پھر ہرم اور خدائے پاک ہی کو اس عدد کے مقرر کرنے کی حکمت معلوم ہے‘ اس کا وہی مطلب ہے جو ہم نے سمجھایا، اس کے علاوہ کوئی معنی ہے اور اس عدد کا نفع خاص اس چھوہارے کے سلسلے میں جو اس ارض مقدس کا ہو اور اس علاقے کا جو جادو اور زہر سے دفاع کرتا ہے‘ اس کے اثرات اس کے کھانے کے بعد روک دیئے جاتے ہیں۔

کھجور کے اس خواص کو اگر بقراط و جالینوس وغیرہ اطباء بیان کرتے تو اطباء کی جماعت آنکھ بند کر کے تسلیم کر لیتی اور اس پر اس طرح یقین کرتی جیسے نکلتے آفتاب پر یقین رکھتی ہے‘ حالانکہ یہ اطباء خواہ کسی درجہ کے عاقل ہوں وہ جو کچھ بھی کہتے ہیں وہ ان کی رسا عقل اور انکل یا گمان ہوتا ہے۔

ہمارا پیغمبر جس کی ہر بات یقینی اور قطعی اور کھلی دلیل وحی الٰہی ہو اس کا قبول و تسلیم کرنا تو بہرحال ان اطباء سے زیادہ حسن قبولیت کا مستحق ہے‘ نہ کہ اعتراض کا

مقام ہے اور زہر کی دافع دوائیں کبھی بالکیفیت اثر انداز ہوتی ہیں' بعض بالخاصیہ اثر انداز ہوتی ہیں۔

عجوہ میں شفاء

"عن عائشۃؓ ان رسول اللہ ﷺ قال ان فی العجوۃ شفاء وانھا تریاق اول البکرۃ"۔

ترجمہ ''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' عالیہ کی عجوہ کھجوروں میں شفاء ہے اور وہ زہر وغیرہ کے لیئے تریاق کی خاصیت رکھتی ہیں جب کہ اس کو دن کے ابتدائی حصہ میں (یعنی نہار منہ کھایا جائے)۔''

عالیہ کی عجوہ میں شفا

مدینہ منورہ کے اطراف قبا کی جانب جو علاقہ بلندی پر واقع ہے، وہ عالیہ یا عوالی کہلاتا ہے، اسی مناسبت سے ان اطراف میں جتنے گاؤں اور دیہات ہیں' ان سب کو عالیہ یا عوالی کہتے ہیں' اسی سمت میں نجد کا علاقہ ہے' اور اس کے مقابل سمت میں جو علاقہ ہے وہ نشیبی ہے اور اس کو سافلہ کہا جاتا ہے۔

اس سمت میں ''تہامہ'' کا علاقہ ہے' اس زمانہ میں عالیہ یا عوالی کا سب سے نزدیک والا گاؤں مدینہ سے تین یا چار میل اور سب سے دور والا گاؤں سات یا آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔

''عالیہ کی عجوہ میں شفا ہے'' کا مطلب یا تو یہ ہے کہ دوسری جگہوں کی عجوہ

کھجوروں کی بہ نسبت عالیہ کی عجوہ کھجوروں میں زیادہ شفا ہے' یا اس سے حدیث سابق کے مطلق مفہوم کی تقیید مراد ہے یعنی پچھلی حدیث میں مطلق عجوہ کھجور کی جو تاثیر وخاصیت بیان کی گئی ہے' اس کو اس حدیث کے ذریعہ واضح فرمادیا گیا ہے کہ مذکورہ تاثیر وخاصیت عالیہ کی عجوہ کھجوروں میں ہوتی ہے۔

تریاق ''ت'' کے پیش اور زبر دونوں کے ساتھ آتا ہے' وہ مشہور دوا ہے جو دافع زہر وغیرہ ہوتی ہے۔

عجوہ میں دوران سر سے شفا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ عجوہ کھجوروں کو دوران سر (جو بہت مشہور مرض ہے) کے لئے استعمال کرنے کا حکم فرمایا کرتی تھیں

عجوہ کی دائمی خاصیت

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ عجوہ کی یہ خصوصیات صرف زمانہ مبارک نبویہ کے ساتھ ہی مقید نہیں' بلکہ عمومی اور دوامی ہیں

قلب کے مرض کی شفا عجوہ کے ذریعہ

''عن سعدؓ قال مرضت مرضاً اتاني النبي ﷺ يعودني فوضع يده بين ثديي حتي وجدت بردها في فؤادي وقال انك رجل مفئود ائت الحارث بن كلدةؓ اخا ثقيف فانه رجل يتطبب فلياخذ سبع تمرات من عجوة المدينة فليج هن بنواهن ثم ليلدك بهن''.

ترجمہ: ''حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شدید بیمار ہوا آپ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میری چھاتیوں کے درمیان رکھا اور اتنی دیر تک رکھا کہ میں نے اپنے قلب میں آپ ﷺ کے دست مبارک کی خنکی (ٹھنڈک) محسوس کی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: تم کو قلب کی شکایت ہے جاؤ حارث بن کلدہ کے پاس جا کر اپنا علاج کراؤ جو بنو ثقیف کا بھائی ہے اور وہ طبیب ہے پس اسے چاہئے کہ مدینہ طیبہ کی سات کھجوریں لے کر اور انہیں ان کی گٹھلیوں سمیت پی لے اور ان کا مالیدہ سا بنا کر تمہارے منہ میں ڈالے''۔

عجوہ میں جنون سے شفا ہے

''قال رسول اللہ ﷺ العجوة من الجنة وهي شفاء من الجنة''۔

ترجمہ: ''آپ ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت سے ہے اور اس میں جنون سے شفا ہے''۔

عجوہ جنت کی کھجور ہے

''عن ابی هريرةؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ العجوة من الجنة وما فيها شفاء من السم والكماة من المن وماء ها شفاء للعين''۔

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: عجوہ جنت کی

کھجور ہے اور اس میں زہر سے شفاء ہے اور کمۃ (کھمبی) من (کی ایک قسم) اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے"۔

مفہوم حدیث

"عجوہ جنت کی کھجور ہے" کا مطلب یا تو یہ ہے کہ عجوہ کی اصل جنت سے آئی ہے، یا یہ کہ جنت میں جو کھجور ہوگی وہ عجوہ ہے اور یا یہ کہ عجوہ ایسی سودمند اور راحت بخش کھجور ہے گویا وہ جنت کا میوہ ہے، زیادہ صحیح مطلب پہلا ہی ہے۔

عجوہ جنت کا میوہ ہے

ایک روایت میں ہے کہ "**العجوۃ من فاکھۃ الجنۃ**" یعنی عجوہ جنت کا میوہ ہے، ان روایات میں عجوہ کی برکت اور اس کی منفعت میں مبالغہ مقصود ہے کہ عجوہ جنت کا میوہ ہے اور جنت کا کھانا تعب وتکلیف کو دور کرتا ہے۔

علامہ ابن قیم جوزی اسی حدیث کو نقل فرما کر تحریر فرماتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس عجوہ سے مراد مدینہ منورہ کی عجوہ کھجوریں ہیں جو وہاں کی کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے، حجازی کھجوروں میں سب سے عمدہ اور مفید ترین کھجور ہے، یہ کھجور کی اعلیٰ قسم ہے، انتہائی لذیذ اور مزیدار ہوتی ہے، جسم اور قوت کے لئے موزوں ہے، تمام کھجوروں سے زیادہ رس دار لذیذ اور عمدہ ہوتی ہے۔

جنت کی تین چیزیں

زمین پر تین چیزیں جنت کی ہیں

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے:

"لیس من الجنة فی الارض شئی الا ثلاثة اشیاء: غرس العجوة، والحجر، واواق تنزل فی الفرات کل یوم برکة من الجنة".

ترجمہ: "زمین پر جنت کی چیزوں میں سے تین چیزوں کے علاوہ کچھ نہیں: ۱: عجوہ کھجور کا پودا (درخت) ۲: حجر اسود ۳: اور وہ برکت کی مقدار کثیر جو روزانہ جنت سے دریائے فرات پر اترتی ہے"۔

عجوہ جنت کا میوہ ہے، اس کے متعلق مختلف روایتیں ہیں

‘ایک روایت میں "العجوة من فاکهة الجنة" عجوہ جنت کا میوہ ہے

‘ایک روایت میں ہے: "العجوة والصخرة والشجرة من الجنة اور (بیت المقدس کا) پتھر (چٹان) اور (بیعت رضوان والا) درخت جنت سے ہیں۔

حدیث کا مفہوم

علامہ عبدالرؤف مناوی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

"یہ عجوہ شکل وصورت ونام میں جنت کے عجوہ کے مشابہ ہے، لذت اور مزہ میں مشابہ نہیں، اس لئے کہ جنت کا کھانا دنیوی طعام کے مشابہ نہیں۔"

عجوہ حضور ﷺ کا محبوب پھل

”عن ابن عباسؓ کان احب التمر الی رسول اللّٰہ العجوۃ“.

”حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ تمر کی تمام قسموں میں محبوب ترین رسول اللہ ﷺ کے نزدیک عجوہ تھی“۔

Facebook | کتب خانہ طیب